رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶   رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر — قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ — سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر | ۱۵ - اگست ۱۹۲۸ء — ۲۸ صفر المظفر ۱۳۴۷ ہجری | جلد

مناجات

الٰہی میں ہوں بندی بس گنہگار — کہ بھاگی در سے تیرے دن میں سو بار

الٰہی دربدر بھٹکی پھری میں — نہ آسودہ ہوئی ہرگز ذری میں

الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے — پڑے اب تیرے دروازے پہ آکے

الٰہی تُو شہنشاہِ جہاں ہے — الٰہی دوسرا تجھ سا کہاں ہے

نہیں قادر الٰہی کوئی تجھ سا — نہیں عاجز الٰہی کوئی مجھ سا

الٰہی تُو غفور اور میں گنہگار — الٰہی تُو کریم اور میں گرفتار

الٰہی تُو قوی اور ناتواں میں — خداوندا کہاں تو اور کہاں میں

نہ کر مجھ سے میں جس کی ہوں سزاوار — تُو اپنی شان کے لائق ہو غفّار

الٰہی میں کروں غم کس سے اظہار — الٰہی کون ہے میرا مددگار

الٰہی کمتریں بندی ہراساں — الٰہی کر مری مشکل کو آساں

الٰہی بخشدے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین کے دنیا کے غم سے

الٰہی ہم ہیں سب محتاج تیرے — الٰہی بخشدے ماں باپ میرے

الٰہی آسرا رکھتی ہوں تیرا — تُو کردے خاتمہ بالخیر میرا

آمین ثم آمین

مرسلہ سیّدہ محسنہ خاتون احمدی بنت مولوی سید عبد الرحیم صاحب مرحوم کٹکی از مقام سرو ضلع کٹک

مصباح کی مضمون نگار خواتین توجہ فرمائیں

تمام مضمون نگار مصباحی بہنیں مصباح کیلئے مضمون بھجوانے کی طرف توجہ فرمائیں۔ مضامین ایک ہی نوعیت کے نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ مختلف موضوعات پر ہوں۔ مذہبی تمدنی معاشرتی علمی تاریخی۔ محترمہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بریہا محترمہ زکیہ خاتون مونگھیر سیدہ فضیلت سیالکوٹ محترمہ ام داؤد قادیان۔ محترمہ عزیزہ رضیہ۔ محترمہ دختران شیخ نیاز محمد صاحب کراچی محترمہ لئیقہ محمد رفیق کلکتہ محترمہ اہلیہ مولانا بقاپوری۔ محترمہ نظیر بیگم بٹالہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ قادیان۔ وغیرہا سب ہی مخاطب ہیں۔ ایڈیٹر

۱۷ جون کے جلسے کا اثر

فیروزپور چھاؤنی کے جلسۂ مستورات میں احمدی غیر احمدی ہندو بہنیں شریک تھیں اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسے کا جو اثر ہوا اُسکے متعلق صرف ایک بات گوش گزار کرتی ہوں وہ یہ کہ ایک ہندو بہن مسماۃ لال دیوی نے جو کہ جلسے میں شامل تھیں دوسرے دن آ کر مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مزید حالات دریافت کیئے۔ تب اسکو اماں جان نے اور عاجزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے حالات مبارک بتلائے تو وہ بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ وہ تو ایسے نیک اور پرمیشر کے پیارے تھے کہ ہم تو اُنکے پیروں کی خاک برابر بھی نہیں۔ اس ہندو عورت کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظمت قائم ہوئی اسکا سہرا ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے سر ہے جنکے حکم سے یہ مبارک و بابرکت جلسہ کیا گیا تھا۔

اُن غیر احمدیوں اور پیغامیوں کو شرم آنی چاہیئے جنہوں نے ایسے مفید و بابرکت جلسوں میں روکیں ڈالنے کی ناکام کوششیں کیں جن جلسوں کی غرض محض یہ تھی کہ غیر اقوام کے دلوں میں آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کیجائے تاکہ وہ لوگ ایسے عظیم الشان انسان اور خدا تعالیٰ کے حبیب و محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے برخلاف اپنی زبانوں اور قلموں کو روکیں اور ایسے ناجائز کام سے اپنے تئیں بچا کر ثواب کے مستحق بنیں۔ اب میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار عاجزہ سیدہ محمودہ بیگم احمدی بنت سید غلام حسین صاحب احمدی بخاری ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فیروزپور چھاؤنی

وفات

پیاری مصباحی بہنو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں نہایت رنج و قلق سے اطلاع دیتی ہوں۔ کہ میری پیاری بھتیجی ننھی مبارکہ بیگم بنت شیخ نذیر احمد صاحب جس نے عمر کے ۲½ برس طے کیئے تھے ۱۷ دن علیل رہکر بوقت چار بجے صبح ۳۱ جولائی ہم سب کو روتا بلکتا چھوڑ کر فانی دنیا کا ثبوت دیتی ہوئی خالق حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک بلبل تھی جو تھوڑا عرصہ چہچہا کر اُڑ گئی۔ مبارکہ کو ہم گنہگاروں کے پاس رہنا منظور نہ تھا وہ پاک فطرت لیکر آئی تھی اور نہ چاہتی تھی کہ اُسے گناہ کے غبار سے آلودہ کرے اسلیئے ہمیں داغ مفارقت دے گئی۔ مبارکہ پیاری اگرچہ خلد بریں میں ہے۔ ایسی دنیا میں رہتی ہے جہاں فکر و غم پھٹک نہیں سکتے مولا کریم کی رحمت کا سایہ اُسپر ہے لیکن اُسے کیا خبر کہ ہم گنہگاروں کی کیا حالت ہے۔ اک حشر برپا ہے۔ گذشتہ دسمبر میں میرا پیارا بھتیجا ننھا ناصر احمد ڈبل نمونیہ کی تاب نہ لا کر خالق حقیقی سے جا ملا تھا۔ اور ابھی وہ زخم بھی بھرنے نہ پایا تھا کہ دوسرا چرکا لگا اور ناصر نے اپنی پیاری آپا کو بھی اپنے پاس بلا لیا۔ آہ! اسکی موت نے ہمارے دلوں کے ٹکڑے اُڑا دیئے۔۔۔۔۔

ع پھول تو کھل کر بہار جانفزا دکھلا گئے ؏ حسرت اِن غنچوں پہ ہے جو بِن کھلے مُرجھا گئے ؏ راقمہ حزین دل خاکسارہ سلمہ خاتون ہمشیرہ شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ وکیل دار السّلام بلڈنگس گوجرانوالہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۸ء

خواتین احمدیہ کا تبلیغی فرض

ہزار ہزار شکر ہے اس ذات پاک کا جس نے انسان کو پیدا کر کے اُس کے مقاصد و اغراض سے اُسکو آگاہ کیا وہ خالق حقیقی اگر انسان کو اسکے اغراض سے کماحقہ خبردار نہ کرتا تو کونسا انسان تھا خود بخود اپنی پیدائش کی غرض کو سمجھ سکتا ہر کوئی یہی خیال کرتا کہ بس ہم کھانے پینے کے واسطے پیدا کیئے گئے ہیں۔ مختلف طبائع مختلف اغراض مقرر کرتے اور کوئی حقیقی مطلب نہ سمجھ سکتا اس لئے اُس ذات پاک نے جو دانا اور بینا ہے انسان کی پیدائش کی غرض اپنی کتاب قرآن کریم میں یوں فرمائی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ایسے صاف حکم خداوندی کے ہوتے ہوئے بھی ہم ہیں کہ دنیا کے بکھیڑوں میں ایسے مستغرق ہیں گویا دنیا کی خاطر ہی پیدا کیئے گئے تھے اگر کوئی ہم میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہو بھی تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا ہے ہاں ایک حد تک تو ضرور ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے لیکن جبتک ہم اپنے آپکو اُن دنس شرائط بیعت کے مطابق ثابت نہ کریں جس کا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اقرار کر چکی ہیں تو ہم میں اور غیروں میں کیا فرق ہے ہم وہ ہیں جن میں خدا کا نبی آیا اور ہم نے اسے پہچانا اور تسلیم کیا لوگ ہم پر ناراض ہوئے عزیز و برادریاں الگ ہو گئیں اگر ہم نے اپنی خوخصلات و عبادات میں کوئی نمایاں ترقی نہ کی تو پھر ہم نہ یہاں کے رہے نہ وہاں کے حضورؑ کی دنس شرائط میں سے یہ بھی شرط تھی کہ تکبر و نخوت کو چھوڑ کر اُسکی بجائے فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرینگے۔ ایمان کا پتہ انسان کے اخلاق و عادات سے ملتا ہے! اخلاق وہ قیمتی چیز ہے جسکے باعث ہم ترقی کر سکتی ہیں ہم ہزار وعظ یا بحث و جلسے کریں اگر ہمارے اخلاق اچھے نہیں تو ہم کس طرح دوسروں کے قلوب پر اثر ڈال سکتی ہیں ہمارا قول فعل جبتک ایک نہ ہوگا ہماری ترقی ناممکن ہے کون احمدی بہن ہوگی جسکے رشتہ دار یا ہمسائے غیر احمدی نہ ہونگے یا دنیاوی معاملات نہ پڑتے ہونگے یا دیگر ہزار طرح کے انسان خواہ جس کسی مذہب کے بھی ہوں جبتک وہ ہماری ایمانداری کے اچھے نمونے نہ دیکھیں تو کس مُنہ سے ہم اُنہیں تبلیغ کر سکتی ہیں ہماری ہر عادت پر اُنکی نگاہ ہے سو جبتک ہم اپنے فعل سے یہ ثابت نہ کریں کہ تم سے الگ ہو کر ہم نے وہ ایمان حاصل کیا جسکا تم کو بھی اقرار ہے ہماری بدعادات صرف ہماری ذات تک محدود نہیں رہتیں بلکہ اس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے ہمارے چھوٹے

بچے بھی جو کچھ دیکھیں گے اُس سے بڑھ کر قدم رکھیں گے اگر ہماری عادت میں جھوٹ غیبت جھگڑا فساد۔ ضد تعصّب دھوکا بیجا ہنسی تمخول تکبّر نخوت۔ بیجا غُصّہ شرارت۔ لین دین میں فریب۔ بے انصافی بڑوں کی بے ادبی۔ خود غرضی۔ طعنہ زنی کی عادت چُغل خوری۔ فحش کلامی غرض کئی ایسی عیب کی باتیں ہیں جنکا انسان کو خود پتہ بھی نہیں لگتا جب اسکی عادت ثانیہ بنجاتی ہیں۔ ہم بغور اپنی عادت کا مطالعہ کریں یا اپنے کسی ایسے دوست کو کہیں جسے اپنے سے اچھا سمجھتے ہیں تاکہ وہ ہمیں خبردار کرکے عادت چھُڑادے کیونکہ المسلم مرآة المسلم مومن مومن کیلئے اور مومنہ مومنہ کیلئے آئینہ ہے یعنی اگر کسی بہن میں کوئی غلطی ہے تو دوسری بہن اُس کا آئینہ نما ہے تاکہ اُسکو بتادیوے کہ آپ میں یہ غلطی ہے اور چاہیئے کہ وہ بہن بھی بُرا نہ منائے جو مُنہ پر بات کہدے تاکہ اسکی اصلاح ہو جائے انسان کی عمر بہت تھوڑی ہے اے احمدی مستورات کچھ کر دکھائیں ہمارا یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے کہ پہلے اپنے نفسوں کو درست کریں۔

جس طرح عطر اور مشک کی خوشبو لوگوں کے دماغ تک پہنچکر معطر کردیتی ہے اسی طرح جب ہمارے تمام احمدی بھائی بہنیں اپنی نیک عادات و معاملات میں نمایاں نظر آئینگے تو کوئی وجہ ہی نہیں کہ جو عزیز ہم سے ناراض ہو کر الگ ہو گئے ہیں وہ خود بخود ہم میں جذب نہ ہوں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ مُنہ سے تبلیغ نہ کریں صرف نمونہ ہی کافی ہے نہیں نہیں تبلیغ کرنا ہمارا فرض ہی ہے جو نعمت خدا تعالیٰ نے ہم کو دی ہے اگر اس کا اظہار نہ کریں تو بیشک کُفران نعمت ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں خود فرماتا ہے اما بنعمت فحدث لیکن پہلا فرض یہی ہے کہ ہم اپنی ہر عادت پر نگاہ رکھیں اور جو ہماری الگ دو بہن ہو اُسکو بھی نرمی سے سمجھا کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ جلسوں کے علاوہ ہماری طرز تبلیغ یہ ہونی چاہیئے کہ اگر ہم کو کسی غیر احمدی خاتون کے ہاں کسی تقریب پر جانا پڑے اور اس موقعہ پر ہماری احمدی بہن ایک سے زیادہ ہو تو چاہیئے کہ آپس میں باتیں کرکے دوسروں کے کانوں تک پہنچائیں اگر صرف ایک ہی بیوی احمدی ہو اور باقی سب غیر ہوں تو ایک دو بات ایسی بیان کریں جو مؤثر ہو زیادہ تر یہ خیال رکھنا مناسب ہے کہ جس طبیعت کا انسان ہو اس سے ویسا کلام کرنا چاہیئے کسی کے عقائد پر حملہ کرنا مناسب نہیں اس سے عداوت بڑھ جاتی ہے جس خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰة والسّلام کو فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے تو یقیناً احمدیت غالب آکر بادشاہوں کو بھی اپنے میں جذب کریگی یہ خدا تعالیٰ کی بات ایک دن پوری ہو کر رہیگی۔ مگر اے گروہ طبقہ اناث تو بھی کچھ خدمتِ دین کرکے اجر کی مستحق ہو۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

والدہ سردار امیر محمد خاں
آنریری مجسٹریٹ درجہ اوّل کوٹ قیصرانی
ضلع ڈیرہ غازیخاں

خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

عزیز بہنو! غیر احمدیوں کی طرف سے ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ احمدی سردار دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں مانتے۔ دوسرے انبیاء ماسبق اور رسول کریم صلعم میں امتیاز ہی یہی ہے۔ کہ انکو وہ فضیلت اور درجہ عطا نہیں کیا گیا۔ جو فخر بنی آدم سرور کائنات کو عطا ہوا۔ وہ تمام رہنماؤں اور پیشواؤں کے جمیع اوصاف سے متصف ہے۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کے کامل نمونہ اور کارناموں کی وجہ سے خاتم النبیین بننے کا مستحق ہے۔ عیسائی مسیح ناصریؑ میں جو اوصاف دیکھتے تھے۔ وہ بوجود اتم ہمارے رسول کریم صلعم میں موجود تھے۔ جو خوبیاں حضرت موسیٰؑ سے ظاہر ہوئیں وہ تمام حضرت نبی کریم صلعم کی ذات بابرکات میں دیکھی گئیں۔ مزید براں کسی نبی کا وصف خصوصی دوسرے نبی کے وصف سے علیحدہ تھا۔ یعنی ضرورت زمانہ کے لحاظ سے ایک نبی ایک وصف سے مخصوص تھا لیکن تمام قوموں کے تمام انبیاءؑ کے تمام اوصاف اس نفس پاک یعنی ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع تھے۔ سچ ہے ؎

حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضور صلعم بایں معنی خاتم النبیین ہیں۔ کہ حضورؐ کی اتباع میں اُمت محمدیہ کیلئے وہ انعامات و مدارج مخصوص ہیں جو انبیائے ماسبق کو فرداً فرداً حاصل تھے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا:-

لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما
وسعہما الا اتباعی۔

اس مبارک کلام کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں ظہور فرمایا اور آقائے دو جہان کے خطاب خاتم النبیین کا صحیح مفہوم نادان دنیا کو سمجھایا۔ برخلاف اسکے غیر احمدی حضور رسول اکرمؐ کو بایں معنی خاتم النبیین خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام نبیوں سے اخیر میں آئے اور کامل شریعت لائے۔ اور نبیوں کے مبعوث ہونے کو بند کر دیا۔ جائے غور ہے۔ کہ اگر نبیوں کا کام صرف شریعت لانا ہے اور بس تو پھر حضرت عیسیٰؑ کا اخیری زمانہ میں نازل ہونا اور شریعت نہ لانا بلکہ قرآنی شریعت کو رواج دینا۔ خاتم النبیین کے مفہوم پیش کردہ کے قطعاً خلاف ہوگا کامل شریعت کے ہوتے ہوئے۔ دو ہزار برس تک نبی کو زندہ ماننا اور خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے آنے کو روکنے والا مانتے ہوئے اسی مستقل نبی کو دوبارہ نازل ہونیکے عقیدہ کو ایک ساتھ پیش کرنا ایسا بدیہی مہمل اور فضول خیال ہے۔ کہ جسقدر اسپر غور کیا جائے اسی قدر زیادہ ہنسی آتی ہے۔ چنانچہ اب بہت سے غیر احمدی اپنے مسلّمات کے خلاف یہ ماننے لگے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نبوت سے معزول ہو کر آئینگے۔ یہ عقیدہ قرآن پاک کے خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے لئے کلام الٰہی ان الفاظ میں ہے۔ جعلنی مبارکاً اینما کنت۔ خدا تو مدارج میں ترقی کرنے والا بنائے۔ یہ انکو تنزل کی طرف لیجائیں۔ العجب۔

رحمۃ للعالمین سے عطا کی امید رکھتے ہوئے رہے سہے درجہ کا بھی چلا جانا عجیب رحمت کا مظہر ہے۔ اس نامعقول بات کو تسلیم کرنے پر بھی چھٹکارا نہیں۔ سوال ہوتا ہے کہ ایک نبی کو دو ہزار برس تک زندہ رکھنا اور پھر عہدہ سے معزول کر کے اس کام کیلئے آسمان سے نازل کرنا جس کو غیر نبی انجام دیتے ہیں حکیم مطلق کے قول کو حکمت سے خالی فعل ظاہر کرتا ہے۔ خاتم النبیین کے غلط معنی کرنے سے مجبوراً حضرت عیسیٰؑ کو عہدہ نبوت سے معزول ماننا پڑا۔ یہ ایک بُری بات ہے۔ معزول کر کے اُس سے وہ کام لینا جسکے کرنے والے فتح پوری اور امینیہ مدرسہ کے سینکڑوں عالم موجود ہیں۔ یہ بہت بُرا خیال ہے۔ غلط معنی کرنے سے اعتراضات کے نہ ٹوٹنے والے جال میں پھنسکر اب یہ بھی ماننے لگ گئے ہیں کہ ہم کسی عیسیٰ کے آنے کے قائل نہیں ہیں۔ انکی اس حالت پر ہنسی آتی ہے۔ کہ بجائے بنیادی غلطی کی اصلاح کرنیکے تیرہ سو برس کے مستحکم عقیدہ کو چھوڑنا پڑا۔ اور بجائے اپنے مرکز پر قائم رہنے کے تنزّل کی طرف جانے پر مجبور ہو گئے۔

باوجود اسقدر لغزشوں کے یہ دعویٰ کرنا کہ ہم اسلام پر قائم ہیں اور رسول کریمؐ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور احمدی مسلمان نہیں۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ طرفہ تر مضمون نہیں تو اور کیا ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی ایسے کرنا جس سے بجائے فضیلت کے حضرت نبی کریم صلعم کی نعوذ باللہ اہانت ہو۔ اسکی پاداش اسکے سوا ہو بھی کیا سکتی ہے۔ کہ یہ دن بدن اسلام سے دُور اور الٰہی نعمتوں سے مجبور رہتے چلے جائیں۔ اور ایک اور خدائی جماعت قائم کیجائے جو فخر موجودات سرور کائنات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور احسانات بیان کر کے اُن مدایح اور نعماء کی وارث بنے جو خدائے بزرگ و برتر نے سرور دو عالم صلعم کی اتباع میں مخصوص فرمائے ہیں +

خادمہ اے ایم شمیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

تعلیم کی ضرورت

معزز بہنو! دین ایک ایسی شے ہے۔ کہ کیا پڑھے لکھے کیا جاہل سب کے لئے اس کا ماننا اس کا جاننا اس پر عمل کرنا۔ اور اسپر چلنا ہر ایک شخص کیلئے لازم ہے ایک موٹی عقل کا آدمی بھی دین کی ضروری باتوں کو جان سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ایک باعلم شخص اسکو خوب سمجھ سوچکر اور خوب سنوار سنوار کر ان دینی کاموں کو بجا لائیگا۔ ایک بے علم شخص اسکو ایسی عمدگی سے نہیں کر سکتا۔ اسلئے اسلام میں علم حاصل کرنے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ علم سیکھنا ہر ایک مسلمان مرد عورت پر لازم ہے۔ سو ہر ایک مسلمان مرد عورت پر واجب ہے کہ علم میں بڑے زور کے ساتھ ترقی کریں۔ علم کے بغیر نہ تو انسان کے دینی کام سنور سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اسکی عادتیں اور خصلتیں سنور سکتی ہیں۔ عام طور پر جہالت کی وجہ سے بہتیرے لوگ خراب اور خستہ حال ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ احمدیت میں لڑکیوں کے پڑھانے کا بڑا چرچا ہے۔

میری پیاری بہنو! اپنے آپکو اور اپنے بچوں کو علم کے زیور سے مرصع کردو تاکہ دوسری کم علم عورتوں کو معلوم ہو جائے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ عورتیں پڑھ کر بگڑ جاتی ہیں۔ سو انکی خدمت میں عرض ہے۔ کہ علم بگاڑنیوالی شے نہیں۔ بے علم انسان نہ تو خدا کے کاموں کو جان سکتا ہے۔ اور نہ ہی بندوں کے۔ ایک باخبر شخص جو نیکی بدی کو جانتا ہے۔ اسکے بگڑنے کی بہت کم امید ہو سکتی ہے۔ اگر علم بگاڑنے والا ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ مرد بہت بگڑتے۔ اس خیال سے تو مردوں کو بھی پڑھانا نہیں چاہیئے۔ اگر عورت گھر کی چاردیواری میں بند ہے تو ضروری ہے۔ کہ اس کی عقل خام اور نامکمل ہے یہی سبب ہے۔ کہ لوگ انکو ناقص العقل کہتے ہیں اور تعلیم دلوانے سے محروم رکھتے ہیں۔ بیشک عورتیں مردوں کے برابر کام کر سکتی ہیں۔ جس کام کے لئے خدا نے مردوں کو بنایا ہے۔ عورتیں بھی اُسکی کسیقدر مستحق اور اہل ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ انکی حق تلفی کی جائے۔ اور تعلیم جیسی شے سے محروم رکھا جائے یہی وجہ ہے کہ بہت سی لڑکئیں اس خیال سے تعلیم جیسی اچھی شے سے محروم رہتی ہیں۔ پردہ مسلمانوں پر لازم ہوا ہے اس لئے واجب ہے۔ کہ تعلیم کے ذریعے سے ان کی عقل بڑھائی جائے۔ آجکل ہندوؤں میں بڑے زور شور سے علم میں ترقی کی جارہی ہے۔ مسلمان قوم نیچے کو چلی جارہی ہے۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے۔ جس میں خدا کے فضل سے تعلیم دلوانے کا بڑا چرچا ہے۔ علم ایک نور ہے جو جہالت کے اندھیرے کو دور کرتا ہے۔

تعلیم کا مقصد

بعض لڑکیوں کے ماں باپ کہتے ہیں۔ کہ اتنی زیادہ تعلیم کی کیا ضرورت ہے کونسی ہم نے دفتروں میں نوکریاں کروانی ہیں نہیں انسان کو کبھی ایسا مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک وقت ایسا ہے۔ کہ فارغ البالی اور خوشحالی ہے ایک وقت ایسا ہے۔ کہ تنگی ہے۔ بعض لڑکیاں بھی اپنی تعلیم کے مقصد کو بالکل نہیں سمجھتیں۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ اتنی تعلیم ہی بہت ہے۔ کہ خط پتر لکھنا آگیا ہے۔ چھوٹی موٹی کتابیں دیکھنے کی لیاقت پیدا ہوگئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ کسی کے ماں باپ نے بہت کوشش کی تو پانچویں جماعت پاس کرادی انٹرنس کے امتحان تک تو سو میں سے ایک دو ہی لڑکیاں پہنچتی ہیں۔ اے معزز احمدی بہنو! جن لوگوں میں علم ہے۔ اور جن لوگوں میں نہیں۔ انکا مقابلہ کرو نقصان اور فائدے ظاہر ہو جائینگے۔ میری پیاری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ علم میں بڑے زور کے ساتھ ترقی کریں ؛

والسلام - خاکسارہ آمنہ بیگم طالب علم جماعت دوئم مڈل۔ دختر شیخ قطب الدین صاحب احمدی پنشنر انسپکٹر پولیس انجمن احمدیہ ریاست پٹیالہ

آداب محفل

(۱) اپنے مرتبہ پر بیٹھو (۲) اپنے درجہ سے اونچا بیٹھو گے تو ممکن ہے۔ کہ کوئی دوسرا آکر تمہیں اٹھادے اور تمھیں شرمندگی اٹھانی پڑے (۳) ہر بات پر مت ہنسو۔ (۴) اپنی تعریف آپ ہی نہ کرو۔ (۵) خوشی کی مجلس میں غم کا ذکر نہ چھیڑو (۶) اور نہ ہی غم کی مجلس میں خوشی کا تذکرہ کرو۔ (۷) بلکہ تمھارا بولنا باموقع ہو۔ (۸) جب دوسرا بول رہا ہو۔ تو بیچ میں مت بولو۔ کسی کا قطع کلام کرنے سے تمھاری بیوقوفی کا اظہار ہوگا۔

سکینہ بیگم بنت میاں نورالدین صاحب مرحوم چندے کے منگولے ضلع سیالکوٹ

مجدّدِ زمانہ

پیاری بہنو! کوئی انسان کیوں نہ ہو - جبتک کہ خالی الذہن ہو کر غور نہ کرے - تمام پہلوؤں کو نہ سوچے نئی بات سُنتے ہی بغیر سوچنے کے مخالفت کرنا شروع کردے تو اپنے معمولی تجربہ سے اُس کی نادانی سمجھتی ہوں بلکہ اُسے چاہیئے کہ تمام پہلوؤں پر غور کرے اور انصاف اور خدا کے خوف کو پیش نظر رکھکر سوچے۔ مَیں جو کہنا چاہتی ہوں - وہ معمولی بات نہیں - بلکہ ایک عظیم الشان بات ہے - وہ یہ ہے - کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تکذیب کے لئے دلیری کرتا ہے وہ مسیح موعودؑ کی نہیں - بلکہ خدا کی تکذیب اور رسول کریم صلعم کی تکذیب کا مرتکب ہوتا ہے - اور وہ نادان خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے - یہ بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ خدا ہر صدی کے اخیر پر دین کو تازہ کرنے کے لئے ایک مجدّد کو مامور کرتا ہے - چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: - وعد اللہ الّذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض پس اس وعدہ کے موافق رسول کریم صلعم کی پیشگوئی (اِن اللہ یبعثُ لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا) پوری ہوئی ہے اور ضروری تھا کہ حسب دستور سابق اِس صدی کے سر پر بھی ایک مجدّد آئے ورنہ نعوذ باللہ خدا کا وعدہ اور نبی کریم صلعم کی پیشگوئی جھوٹی ہوتی ہے لہٰذا ہر مسلمان کا فرض یہ تھا - کہ جب صدی شروع ہو چکی تھی اور مامور من اللہ کی ضرورت ظاہر تھی تو بیقراری اور بے چینی سے اُسکی تلاش کرتا -

میری بہنو! آج اسلام پر آفات اور مشکلات نازل ہو رہے ہیں - دیکھ لو ایسے وقت میں مامور کی ضرورت ہے یا نہیں - پھر اسلام کے اندرونی و بیرونی حالات پر بھی غور کرنا چاہیئے - کہ سچی توحید کی بجائے شرک اور بدعت کا زور ہے یا نہیں - اور اعمال صالحہ کی جگہ رسومات نے لے لی ہے یا نہیں - دیگر مذاہب کے حملے اسلام پر شروع ہیں یا نہیں - ضرور ہیں - تو کیا ایسے وقت میں خدا کی خاص تجلّی کی ضرورت نہیں؟ کیا خدا کے اس وعدہ خلافت وحفاظت کے پورا ہونیکا وقت ابھی نہیں آیا؟ اگر وہ وقت نہیں تو کوئی بہن بتائے کہ وہ کونسا وقت ہے - اور کب آئیگا - جس سے کہ خدا کا وعدہ اور نبی کریم صلعم کی پیشگوئی پوری ہو - ولنعم ما قیل - ؎

اگر خود آدمی کاہل نہ باشد در تلاش حق
خدا خود راہ بنماید طلبگارِ حقیقت را

راقمہ فاطمہ بیگم بنت مولوی سعد الدین صاحب کشمیری مرحوم

آپنے تاحال مصباح کی توسیع اشاعت میں کیا حصّہ لیا - اگر اب تک خیال نہیں کیا تو ابھی وقت ہے، اپنا فرض ادا کیجئے۔ (مینجر)

انتخاب رشتہ

لڑکی کا رشتہ تلاش کرتے وقت جہاں اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ وہاں چاہیئے۔ کہ ان چند امور کا لحاظ کریں۔ تاکہ بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔ اوّل تو اس خاندان میں جہاں میاں بیوی کی ناموافقت کے واقعات کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ رشتہ کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ اس خاندان میں بظاہر ناموافقت کے اسباب کیا ہیں۔ اور ان کے مردوں کا اپنی عورتوں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہے۔ کیونکہ بعض گھروں میں عورت کی حیثیت ایک کنیز سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور انکے مرد۔ ان کو محض اپنی خدمت و اطاعت کیلئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ اور باوجود خوشحال و فارغ البال ہونیکے عورتوں کو نہایت ابتر حالت میں رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے فضول و غیر ضروری شوق کے کاموں میں بیجا طور پر صرف کر سکتے ہیں۔ مگر عورتوں کی جائز ضرورتوں پر بھی کچھ خرچ کرتے ہوئے ان کا دل دکھتا ہے۔ پس ایسی جگہ جہاں کہ مردوں کے ایسے خیالات ہوں۔ لڑکی کی شادی کرنا جان بوجھ کر تکلیف کا سامنا کرنا ہے۔ رشتہ تلاش کرنے کے موقع پر لوگوں کو زیادہ تر لیاقت علمی اور دولتمندی یا نسب وغیرہ کی جستجو ہوتی ہے۔ مگر جوہر ذاتی یعنی پاکیزہ خصلتوں کی جانب بہت کم لوگ توجہ کرتے ہیں۔ جو لوگ لیاقت علمی کو سب سے زیادہ مقدّم رکھتے ہیں۔ وہ بھی غلطی پر نہیں ہیں۔ کیونکہ لائق انسان اکثر اپنے متعلقین سے اچھا ہی سلوک کرتا ہے۔ اسکو فضول اور خفیف باتوں کی پروا نہیں ہوتی۔ نہ اسے اپنی غلطی پر جاہلوں کی مانند اصرار کرنا پسند آتا ہے۔ دولتمندی بھی انسان کو کتنے ہی عیوب سے محفوظ رکھتی ہے۔ بلکہ اسکی بدولت آدمی میں بہت سی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس طرح نسب بھی انسان کیلئے کچھ کم فخر و عزت کی بات نہیں۔ اکثر تجربہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عالی نسب انسان کی ذات میں بعض ایسے فضائل پائے گئے ہیں۔ اور ایسے اہم موقعوں پر اسکے جوہر شرافت ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ دیکھنے والے عش عش کرتے ہیں۔ غرض کہ شادی کیلئے ان اوصاف کا تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ مگر شرافت نسب دیکھنے کے بعد نیکی اور خوش مزاجی کی صفت ہی کو مقدّم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی سے انسان کو زیادہ کام پڑتا ہے۔ اور باتوں کے بغیر تو گذارا بھی ہو جاتا ہے۔ مگر مزاج ایک ایسی شے ہے۔ جس سے ہر وقت سابقہ رہتا ہے۔ بد مزاج انسان اپنے اور دوسرے کے لئے ایک مصیبت لاعلاج کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور رشتہ داریاں اور تعلقات تو خیر نبھ بھی جاتے ہیں۔ مگر یہ میاں بیوی کا عجیب و غریب تعلق کسی صورت سے نہیں نبھتا۔ اور انکی زندگی ایک عذاب الٰہی کی طرح ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اور کسی کی بدسلوکی سے اتنا رنج نہیں ہوتا جتنا میاں کو بیوی کی اور بیوی کو میاں کی ذراسی بے توجہی کا صدمہ ہوتا ہے۔ اور درصورت آپسمیں اختلاف ہونے کے زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کسی خاندان میں یہ کچھ ضروری نہیں کہ ہر ایک کا مزاج یکساں ہی ہو۔ ممکن ہے۔ کہ سب کا برتاؤ اپنی

بیوی کے ساتھ بُرا نہ ہو لیکن جب کسی خاندان کی نسبت کوئی رائے قائم کی جائے گی۔ تو کثرت واقعات کی بنا پر کیجائیگی اور اگر کسی دوسرے ذریعے سے اطمینان کیا جاسکے۔ تو بہتر ہے۔ ورنہ ایسے گھروں میں رشتہ کرنا اکثر مصیبت کا موجب ہو جاتا ہے۔ بعض گھر ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے مرد طبعاً فرقہ اناث کی طرف بہت کم مائل ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی ہی بیوی کی جانب سے بے پروا رہا کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی والدہ اور بہنوں سے بھی قطعاً واسطہ نہیں رکھتے۔ ان کی یہ بے توجگی یہاں تک بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ اگر ان کے گھر میں عورتوں پر دکھ بیماری کی کیسی ہی پریشانی کیوں نہ پڑ جائے۔ انکے دل پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔ انکی اس عادت کی وجہ سے گھر کی دوسری مستورات پر تو اتنا اثر نہیں ہوتا۔ لیکن بیوی کو جو تکلیف اور رنج اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا ہر ایک خیال کر سکتا ہے۔ ایسے گھر میں بھی رشتہ کرنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ بعض گھرانے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے مرد تعلیم یافتہ و شائستہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور بظاہر محتاط پرہیزگار معلوم ہوتے ہیں۔ اور انکا برتاؤ عورتوں کے ساتھ بھی اچھا ہوتا ہے۔ مگر عورتوں کی نسبت انکے خیالات ایسے سخت ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ کسی موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تو عورتوں کو نہایت رنج ہوتا ہے۔ جو بیویاں پرانے خیالات کی ہوتی ہیں وہ ان باتوں کو کم سمجھتی ہیں۔ اور انہیں تھوڑا سا ملال ہوتا ہے۔ اور وہ بھی فوراً مٹ جاتا ہے۔ مگر نئی تعلیم یافتہ لڑکیاں جو بد قسمتی سے ایسے گھروں میں چلی جاتی ہیں۔ انکو ایسی باتوں کا سخت صدمہ ہوتا ہے۔ اور ایک ایک لفظ کا مُدتوں رنج چلا جاتا ہے۔ غرضنکہ والدین جن کی خواہش ہے۔ کہ ہماری لڑکیاں شادی کے بعد اپنے گھر میں بیویوں کی طرح رہیں۔ اور ذلیل زندگی نہ بسر کریں۔ اپنے مقدور بھر ان امور کا لحاظ رکھیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اپنا اطمینان کر لیں۔ اور اگر ان کو ان باتوں سے کوئی بحث نہ ہو۔ کہ ان کی لڑکی صاحب خانہ بنکر رہے۔ یا خادمہ کی حیثیت سے۔ تو جہاں چاہیں کر دیں انکو اختیار ہے۔ مگر اس کی تعلیم بھی شروع سے ایسی ہی کریں۔ کہ وہ ذلیل زندگی کو ناپسند نہ کرے۔ بلکہ اپنے کو ایسے ہی سلوک کے قابل خیال کرے۔ اگر اس کے خیالات پہلے ہی سے ایسے ہونگے تو وہ ایک حد تک ان مصیبتوں سے محفوظ رہیگی۔ اکثر والدین لڑکیوں کی پرورش کمال محبت و نازبرداری سے کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے قصوروں پر بھی تنبیہ کو جائز نہیں رکھتے۔ مگر شادی کے وقت صرف ظاہر پر فریفتہ ہو کر انکے بار سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے اصلی آرام کا مطلق فکر نہیں کرتے۔ اور جب ان کی بے تدبیریوں سے لڑکی کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو تقدیر کے سر الزام رکھکر خود علیحدہ ہو جاتے ہیں ؛

مرسلہ خاکسار بیگم شیخ مسعود احمد رشید صاحب بی۔ اے انجنیئر دہلی۔

جن مصباحی بہنوں کی طرف سے تا حال مصباح کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کے نام اخبار وی پی ہوگا وصول فرمالیں ؛ (مینجر)

شکریہ اور ایک ضروری گذارش

میری اہلیہ ام داؤد کے عربی امتحان "مولوی" میں پنجاب یونیورسٹی میں سب سے اول رہنے پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے بذریعہ تار اور خطوط مبارکباد دیکر خاکسار اور ام داؤد کو مشکور فرمایا ہم دونو ان تمام بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو ہر قسم کی دینی اور دنیوی خوشیاں دکھلائے اور انہیں اور انکے بچوں کو دینی اور دنیوی علوم سے متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اسی ضمن میں ایک ضروری گذارش احباب کی گوش گذار کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ احباب توجہ فرمائینگے۔ اور وہ یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے اس سے قبل فارسی اور عربی علوم کی ترقی کیلئے تین تین امتحان منشی۔ منشی عالم اور منشی فاضل فارسی میں اور مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل عربی میں تجویز کیئے تھے اور ان علوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک یہ رعایت رکھی تھی کہ جو شخص فارسی یا عربی کا آخری امتحان یعنی منشی فاضل یا مولوی فاضل پاس کرلے وہ صرف انگریزی میں علی الترتیب میٹرک ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کرکے یونیورسٹی سے اس امر کی سند لے سکتا تھا کہ اس نے بی اے کی انگریزی کا امتحان پاس کرلیا ہے اور گو اسے بی اے کا ڈپلومہ نہیں ملتا تھا یعنی لفظ بی اے وہ اپنے نام کے ساتھ نہیں لکھ سکتا تھا۔ مگر اس سند کے حصول کے بعد وہ ایم اے کا امتحان دے سکتا تھا نیز لا کالج میں داخل ہو سکتا تھا اور بی ٹی کا امتحان بھی دے سکتا تھا اس عظیم الشان رعایت کے بعد یونیورسٹی نے اس سے بھی زیادہ آسانیاں بہم پہنچا دیں۔ اور اب چند سال سے انہوں نے عربی اور فارسی کے امتحانوں کے علاوہ اردو کے تین امتحان قائم کیئے جنکے نام علی الترتیب ادیب۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل ہیں اور تجویز کیا ہے کہ بجائے عربی اور فارسی کے آخری امتحانوں یعنی مولوی فاضل یا منشی فاضل کے پاس کرنیکے اب جو شخص عربی فارسی یا اردو کا کوئی ایک امتحان خواہ ابتدائی درجہ کا کیوں نہ ہو پاس کرلے وہ انگریزی میں میٹرک سے بی اے تک علی الترتیب امتحان دیکر مذکورہ بالا رعایت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یونیورسٹی کی یہ رعایت ایک بے نظیر رعایت ہے اور اس سے مسلمانوں کو پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے اور یونیورسٹی کا یہ نہایت عظیم الشان احسان ہے جس کا تہ دل سے ہم کو ممنون ہونا چاہیئے اب وہ شخص جو صرف اردو خوان ہے اور اسکی عمر ایسی نہیں رہی کہ وہ فیس دیکر باقاعدہ پورا وقت لگا کر دس سال میں میٹرک کا امتحان پاس کرے پھر چار سال میں بی اے پاس کرکے لا کالج میں داخل ہو صرف اردو کے تین امتحانوں میں سے ابتدائی امتحان یعنی محض ادیب کا امتحان پرائیویٹ ایک سال میں پاس کرکے محض انگریزی میں میٹرک سے بی اے تک امتحان دیکر لا کالج میں داخل ہو سکتا ہے۔

یہ ہے حقیقت اس عظیم الشان علمی رعایت کی پس میں اپنی جماعت کے مردوں کو بالعموم اور عورتوں کو بالخصوص تحریک کرتا ہوں کہ وہ میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ادیب کی تیاری شروع کر دیں یہ امتحان کچھ مشکل نہیں صرف چند کتابیں اردو زبان کی ہیں یہ امتحان آیندہ ماہ مئی ۱۹۲۹ء میں ہوگا پس وقت بہت کافی ہے یہ امتحان لاہور امرتسر لدھیانہ ملتان ڈیرہ غازیخان اور سرینگر وغیرہ وغیرہ چند مقامات میں ہوتا ہے جو صاحب جس مقام کے نزدیک ہوں وہاں امتحان دے سکتے ہیں عورتوں کیلئے امتحان کے کمرہ میں تسلی بخش انتظام ہوتا ہے میری اہلیہ نے اس سال مولوی کا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حرم ثالث نے ادیب کا امتحان دیا تھا اور انشاء اللہ آیندہ سال قادیان سے بہت سی خواتین مولوی کا امتحان دینگی۔ عورتوں کو بالخصوص اسلئے تحریک کرتا ہوں کہ لڑکے تو مدارس اور کالجوں میں داخل ہوکر مکمل تعلیم حاصل کر سکتے ہیں مگر مستورات کیلئے بالخصوص پابند پردہ عورتوں کیلئے یہ امتحان غنیمت ہے کہ گھر بیٹھے تیاری کر کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہیں اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ عورتوں کو کون پڑھائیگا اسکے لئے دو تجویزیں میرے خیال میں آتی ہیں ایک تو یہ کہ عورتیں اپنے خاوندوں بھائیوں اور باپوں سے پڑھیں اردو کی کتابیں ہیں عموماً اردو خوان ذرا سی توجہ سے مطالعہ کر کے اپنی مستورات کو پڑھا سکتے ہیں بعض مرد اپنی ملازمت اور دیگر اشغال کا عذر کرینگے مگر وہ یاد رکھیں کہ میں بھی ملازمت اور دیگر اشغال رکھتے ہوئے اپنے گھر پڑھاتا ہوں اگر کسی نے عقد ہمت سے کوئی کام کرنا ہو تو ضرور وہ موقعہ نکال لیتا ہے۔ لیکن اگر ارادہ ہی میں کمزوری ہو اور عزم ہی میں ضعف ہو تو یہ جدا امر ہے اسی لئے قرآن حکیم نے فرمایا ہے اذا عزمت فتوکل علی اللہ یعنی اے نبی جب تو کسی کام کا واقعہ میں عزم کرے تو پھر خدا پر بھروسہ رکھ کہ یہ کام ضرور ہو جائیگا۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ کسی اور معتبر نیک آدمی کو معاوضہ دیکر تعلیم حاصل کیجائے مثلاً اگر کسی مقام پر پانچ عورتیں اکٹھی ملکر پڑھیں اور دو گھنٹہ کسی مولوی یا منشی سے تعلیم حاصل کیجائے تو دس روپیہ انکی نذر کرنے پڑینگے اور فی عورت دو روپے ماہوار خرچ علم جیسی نعمت کے مقابلہ میں کیا ہستی رکھتا ہے یہ معتبر بزرگ اگر کوئی غیر احمدی بھی ہوں تو کیا حرج ہے۔ میں ذیل میں ادیب کا کورس مع کتابوں کی قیمت کے درج کرتا ہوں امید ہے کہ احباب توجہ فرمائینگے اور اس دفعہ خدا چاہے تو سینکڑوں کی تعداد میں احمدی عورتیں اور مرد اس امتحان میں شریک ہو جائیں۔ میں احباب کی طبائع میں تحریک پیدا کرنے کے لئے یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا چاہے تو مئی ۱۹۲۹ء کے اردو کے امتحانوں میں علاوہ قادیان کی دیگر معزز خواتین کے سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی شریک ہونگی اور یہ دونو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادیاں ہیں پس ہماری جماعت کی ہر شائق علم عورت کو چاہیئے کہ وہ تعلیم حاصل کرے ادیب تو اردو زبان کا امتحان ہے لیکن جسے خدا توفیق دے اور پڑھانیوالا میسر

ہو سکے اُسے میرا مشورہ ہے کہ فارسی یا کہ عربی کے امتحان کی تیاری کرے لیکن پہلا قدم وہی اٹھانا چاہیئے جو آسان ہو۔ اس امتحان کے متعلق جس قسم کا مشورہ جناب مجھ سے چاہیں گے انشاء اللہ میں ان کی خدمت میں عرض کر دونگا اور یونیورسٹی کے جن قواعد کی وہ واقفیت حاصل کرنا چاہیں میں آگاہ کرنیکے لئے تیار ہوں۔

فہرست کتب امتحان ادیب مع قیمت

(۱) مصباح القواعد حصہ صرف	عہ ۱۲ر
(۲) بحر العروض	۴ر
(۳) تذکرۃ البلاغۃ	عہ ۸ر
(۴) چہار گلزار حالی	۳ر
(۵) گلدستہ محسن کاکوروی	۵ر
(۶) ابن الوقت	عہ ۸ر
(۷) نیرنگ خیال ہر دو حصہ	عہ ۸ر
(۸) اُردوئے معلّٰی	چا ۸ر
(۹) موازنہ انیس و دبیر	سے ر
(۱۰) مقدمہ دیوان حالی	عہ ۸ر

یہ کتابیں شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب کشمیری بازار لاہور سے مل سکتی ہیں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق - قادیان

نظم

رسولوں کی عزت بچاؤ چلی ہے | چلی جائیگی ورنہ عزت تمہاری
یہی وقت ہے جو کرو گے توجہ | یہاں کام آئیگی محنت تمہاری
جو تبلیغ اسلام قرآں کرو گے | بڑھیگی جہاں میں عزت تمہاری

ممتاز جہاں ہمشیرہ ظہور الحسن امرتسری

کوئٹہ کی سیر

ہم منٹگمری سے ۲ ر جولائی ۱۲ بجے کی ڈاک گاڑی پر سوار ہو کر کوئٹہ کے واسطے روانہ ہوئے ایک کمرہ ریزرو کرایا ہوا تھا۔ رات کے دس بجے روہڑی سٹیشن پر پہنچے جہاں گاڑی بدلنی تھی گاڑی والوں نے ہمارا کمرہ اُس گاڑی سے ہٹا کر دوسری کوئٹہ والی گاڑی سے جوڑ دیا۔ ہم آرام سے بیٹھے رہے۔ گاڑی بدلنے کی کچھ تکلیف وغیرہ نہ ہوئی۔ پھر رات کے ۱۱ بجے سکھر سٹیشن پر چاندنی رات میں سکھر کے پل اور سکھر شہر کا نظارہ بہت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ جب سورج نکلنا شروع ہوا تو اُسوقت گاڑی پہاڑوں میں سے گذر رہی تھی راستے میں قریباً دس سرنگیں آئی ہونگی جب سرنگ سے گاڑی گذرتی تھی اندھیرا ہو جاتا تھا۔ بعض سٹیشنوں پر گاڑی نہ ٹھہرتی تھی وہاں چند جھونپڑیاں پٹھانوں کی ہوتی تھیں وہ اپنی بھیڑ بکریاں چراتے دکھائی دیتے تھے اُن کی جھونپڑیوں کے نزدیک یا دُور پانی اور فصلیں دکھائی نہ دیتی تھیں نہ معلوم وہ لوگ اپنا گذارہ کس طرح کرتے ہیں۔ انکی عورتیں سُرخ کپڑے پہنے ہوئے دکھائی دیتی تھیں شاید وہ سُرخ کپڑوں کی بہت شوقین ہیں۔ اب گاڑی پہاڑوں سے ہوتی ہوئی صاف میدان میں نکل آئی۔ اب پہاڑ دُور ہوتے جاتے تھے ہم اپنا اسباب سنبھالنا شروع کر دیا اور اُترنے کے واسطے تیار ہو کر بیٹھ گئیں۔ ۴½ بجے گاڑی ۳ ر جولائی کو کوئٹہ سٹیشن پر

پہنچیں سٹیشن کئی تانگے موٹریں اور لاریاں کھڑی رہتی ہیں۔ جس طرح اکتوبر اور نومبر میں پنجاب کی طرف سردی ہوتی ہے ویسے ہی آجکل یہاں ہے۔ کوئٹہ سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فٹ بلند ہے۔ یہاں چھ سات میل کے فاصلے پر چاروں طرف پہاڑ ہیں اور درمیان میں کوئٹہ آباد ہے۔

یہاں کے پہاڑوں کے اوپر اور جو راستے میں پہاڑ دیکھے تھے ان پر کہیں درخت یا گھاس کا نام و نشان نہیں بالکل صاف پتھر ہی پتھر ہیں۔ ایک بڑا چشمہ ہے اس میں سب پہاڑوں کا پانی جمع ہو کر باغوں کو سینچتا ہے راستہ میں سرکار انگریزی نے ۳۰۰ کے قریب کریزیں عـ۱ بنائی ہوئی ہیں جو کہ اندر اور باہر سے کچی ہیں۔ ہر سال ان کی صفائی کی جاتی ہے۔ یہ پُررونق شہر ہے موٹریں اور لاریاں بہت چلتی ہیں۔ یہاں دیکھنے کے مقامات یہ ہیں:۔

جنگل باغ ہنا بنگلہ۔ شراب خانہ اور بڑا چشمہ جس کے ذریعہ سے کوئٹہ آباد ہے۔ ایک دن ہم بڑا چشمہ دیکھنے کو گئی تھیں۔ راستہ میں ہنا بنگلہ بھی آتا ہے۔ یہ ایک پہاڑی پر واقع ہے چاروں طرف باغ ہے دُور اور نزدیک پٹھانوں کی جھونپڑیاں ہیں۔ ہنا بنگلہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر بڑا چشمہ ہے۔ جب ۵ میل کے فاصلہ پر ہماری موٹر گئی تو آگے کوئی رستہ نہ جاتا تھا کیونکہ دونو طرف کے پہاڑ آپسمیں مل مل جاتے تھے وہاں موٹر ٹھیر گئی اور ڈرائیور نے ایک آدمی سے جو کہ وہاں کا چوکیدار تھا اُس سے پوچھا چشمہ کہاں ہے اُس نے کہا اس پہاڑ کے اوپر ۱۵ میل کے فاصلے پر ہے وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور نہ ہی وہاں کبھی کوئی جاتا ہے پھر ڈرائیور نے موٹر واپس کر لی۔ اُس نے ہنا بنگلہ کے نزدیک درختوں کی گھنی اور ٹھنڈی چھاؤں میں موٹر ٹھیرالی ہم سب اُتر کر بیٹھ گئے۔ وہاں پاس ہی ایک ندی چلتی تھی جسے ہمارے بچے دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اُنھوں نے وہاں اپنے کھلونوں میں پانی بھر بھر کر کھیلنا شروع کر دیا۔ ہمارے نوکر نے کھانا پکانا شروع کیا کھانا تیار ہو گیا ہم سب نے بیٹھ کر کھا لیا وہاں کئی پٹھان بچے ہمارے نزدیک آکر بیٹھ گئے جن کو ہماری زبان سمجھ نہ پڑتی تھی۔ میرے بھائی نے انکی فوٹو لے لی کھانا ختم کر کے بچے وہاں نوکر کے پاس کھیلتے رہے اور ہم نے پہاڑ کے اوپر چڑھنا شروع کر دیا اُترنے اور چڑھنے میں دو گھنٹے خرچ ہوئے ہونگے میری ٹانگیں بہت تھک گئیں کیونکہ مجھے پہلے پہاڑ پر چڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ واپس آکر کچھ دیر آرام کیا پھر ۵ بجے کے قریب نوکر نے چائے تیار کی ہم سب نے پی کر اور کچھ دیر آرام کر کے وہاں سے چلنے کی تیاری کی۔ میرے بھائی نے ڈرائیور سے کہا اس پہاڑ کے پیچھے تین میل کے فاصلہ پر جو جھیل ہے وہاں لے چلو جب ہم جھیل پر پہنچے وہاں کا نظارہ بہت ہی عمدہ تھا اور ساتھ ہی سورج بھی غروب ہو رہا تھا چاروں طرف چھوٹے اور بڑے پہاڑ تھے درمیان میں پانی موجیں مار رہا تھا چند کشتیاں بھی وہاں تھیں اور اوپر بہت مضبوط پُل بندھا ہوا تھا۔ وہاں سے آٹھ بجے روانہ ہو کر ۹ بجے گھر واپس آ گئے ؏

عـ۱ چالیس چالیس فٹ کے فاصلے پر کنوئیں کھود کر اندر سے باہم ملا دیئے جاتے ہیں۔

چندہ کی اصل غرض

اے میری معزز بہنو! گذارش ہے کہ اصل غرض چندہ سے ہمیں نیکیوں کا وارث بنانا اور رضائے الٰہی کا حاصل کرانا ہے۔ اکثر ہمارے کاموں کا دارومدار چندہ پر ہی۔ اشاعت اسلام ہر حالت میں مال کی محتاج ہے دوسرے یہ ایک نعمت عظمیٰ ہے اگر ہم اس نعمت سے ہی حصہ لیتی رہا کریں۔ وقتاً فوقتاً جب کسی فنڈ کا چندہ آپڑے۔ تو پھر بھی ہم بہت سی خدمت دین کر سکتی ہیں یہ ایک موقع ہے جو خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں عطا فرمایا ہے تا اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اسی کے ذریعہ دین کی خدمت کر سکیں۔ اور اس موقعہ کی قدر کریں کیونکہ کوئی دن ایسا آئیگا کہ ہمارے چندوں کو کوئی پوچھنے تک نہیں لگا اسوقت بالکل وہی بات بن جائیگی کہ ایک وقت تھا کہ مکہ میں کوئی صدقہ دینے کو کسی کو ڈھونڈے تو ڈھونڈے سے بھی نہ ملتا تھا۔ سو غور کرو یہ ایک نیکی کا ذریعہ ہے اور خداوند کریم کی طرف سے آزمائش ہے کیونکہ وہ اسی ذریعے سے آزماتا ہے اور جو خوشی سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ اُس گندم کی طرح جو ایک دانے سے کئی ہزاروں دانوں کو پیدا کرتی ہے بدلہ دیتا ہے اور جو نہیں دیتا اُسکو بھی آزما لیتا ہے کہ اسکو دین کے ساتھ الفت کم ہے سو ہمیں چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ کر چندہ دیں اور جس طرح دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں اُسی طرح جسوقت دین کو بھی روپے کی ضرورت پڑے تو تنگی ترشی میں زندگی بسر کر کے اس نعمت عظمیٰ میں ایک دوسری سے بڑھ کر ثواب میں حصہ لیں تا رضاء ربی کو حاصل کر کے وارث جنت بننے کی توفیق حاصل کریں چندہ کے متعلق اکثر غیر قومیں اعتراض کرتی ہیں کہ اگر تمہارا مذہب خدا کی طرف سے ہے تو پھر وہ کیوں تمہیں خود مالی مدد نہیں دیتا اُسے چندوں کی کیا ضرورت ہے تو میں اس بات کا اکثر یہ جواب دیا کرتی ہوں کہ خداوند کریم اپنے بندوں کو کسی نہ کسی طرح جنت کا وارث بنانا چاہتا ہے اگر وہ براہ راست ہر فنڈ میں رقم کو پہنچا دے تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اگر ہو بھی جائے تو ہم جو چندہ کے ذریعے ثواب حاصل کرتے ہیں محروم رہ جائیں۔ اصل میں چندہ کے ذریعے بھی وہ ہی اشاعت اسلام کرتا ہے کیا جو ہم سب کو کھانے پینے اور عیش و عشرت کے سامان دیتا ہے یہ بھی کسی ذریعے سے نہیں دیتا۔ ذریعہ ضرور ہوتا ہے اسی طرح اشاعت اسلام کے لئے بھی چندہ کے ذریعے زر و مال بھیجتا ہے اگر وہ چندہ کا ذریعہ نہ کھولتا تو ہم ہی ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جاتے ؛

مہر النساء اہلیہ چوہدری اللہ بخش قادیان

انعامی معمہ

(۱) اس معمہ کا جواب ۱۵ ستمبر تک دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔ (۲) صحیح حل کرنیوالی بہن کو ایک روپیہ نقد یا مصباح چھ ماہ کیلئے مفت دیا جائیگا۔ (۳) انعام کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا۔ انعام منتقل بھی ہو سکتا ہے۔ (۴) جواب کے ہمراہ ۱/۲ ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ورنہ مقابلہ میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

(۵) معمے کا حل اور اس بارے میں تمام خط و کتابت بنام ایڈیٹر مصباح آنی چاہیئے ۔

معمہ یہ ہے :-

ایک کسان نے دیکھا کہ کچھ پرندے کھیت میں دھان کھا رہے ہیں ۔ اس نے ناراض ہو کر ایک پتھر مارا ۔ سب پرندے اُڑ گئے لیکن ان میں سے ایک لنگڑا ہو کر گر پڑا ۔ کسان نے اسکو پکڑ لیا ۔ لنگڑا پرند کہنے لگا کہ میں نے ہی دھان نہیں کھایا ۔ چاروں سمت سے پرندے آکر دھان کھا رہے تھے مشرق سے جتنے آئے تھے مغرب سے بھی اُتنے آئے تھے شمال سے مغرب کے نصف آئے ۔ اور جنوب سے شمال کے نصف آئے مجھکو ملا کر میزان ایک سو پرندے ہوئے ۔ بتاؤ ہر طرف سے کتنے پرندے آئے تھے؟

عاجزہ سیدہ محسنہ خاتون احمدی بنت مولوی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم کٹکی

(۲) میں ایک پنجاب کا نو حرفی شہر ہوں

میرا ۳-۴-۹ ملکر ایک درندہ بن جاتا ہے

" ۴-۸-۶-۷ " ایک بڑا اعظم بن جاتا ہے

" ۲-۱ " اشارہ پر دلالت کرتا ہے

" ۲-۵-۱ " خوشی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے

" ۸-۹ " ایک رشتہ ہونے پر دلالت کرتا ہے

" ۵-۴-۳-۸-۹ " ہندو خدا کا نام پکارتے ہیں

" ۵-۱ " غم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے

" ۳-۸-۹ " غل غپاڑہ کے معنی دیتا ہے

" ۳-۴-۶ " پینے کی ایک مقوی چیز کا نام ہے

" ۹-۴-۳ " ایک اعتبار سے آدمی کی زینت ہے

فقط والسلام ایب ۔ بنت ملک مولا بخش صاحب ڈیرہ غازیخان

(۳) چشم آہو فیل گردن دُم نداد بانگ خر ؛ ایک دن دیکھا لب دریا عجائب جانور

رقیمہ تسنیم جہاں بیگم دختر ڈاکٹر شفیع احمد صاحب دہلی

(۴) ایک نارد وہ مرد کہلائے ؛ جسکو تھوکے وہ مرجائے ۔
جو کوئی اسکو انگ لگائے ؛ وہ اندھا نہیں مگر کانا ضرور ہو جائے ۔

راقمہ محمدی بیگم اہلیہ منشی نذر حسین صاحب مہاجر قادیان محلہ دار الفضل

(۵) چار گھوڑے ہیں ۔ ایک کا منہ مشرق کی طرف ہے ۔ دوسرے کا مغرب کی طرف تیسرے کا شمال کی طرف ۔ چوتھے کا جنوب کی طرف ہے ۔ بیچ میں گھاس پڑا ہے تو بتاؤ گھوڑے کس طرح کھائینگے ۔

مصباح کی خریدار نمبر ۲۱۲ ز ۔ ب ۔ ر ۔ بنت میاں عبدالرشید صاحب چیف ڈرافسمین احمدی امرتسر

استفسارات

اگر کسی بہن کو مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب یاد ہو تو از راہ کرم مصباح میں ضرور تحریر کریں ۔ ممنون ہونگی ۔

اگر کوئی بہن اعلیٰ طرز کا خوبصورت پولکا تراشنے اور سینے کی ترکیب بتائے تو عین مہربانی ہوگی پولکے کی تصویر بذریعہ مصباح بتا کر مشکور فرمائیں ۔ خاکسارہ مبارکہ رشید بہاولنگر

ترکیب پیاز کی کھیر

پیاز آدھ سیر دودھ ڈھائی سیر کھویا آدھ سیر شکر سفید ایک سیر یا حسب منشاء ۔ پہلے پیاز کا باریک لچھہ کتر لیں ۔ اور پھر اسکو چھاچھ میں یا اگر چھاچھ نہ ملے تو آدھ سیر دہی لیکر اسکی چھاچھ بنالیں اور اسمیں پیاز کو تین بار جوش دیں اور پھر صاف پانی سے دھوئیں مگر نہ دھوئیں ہلا ہلا کر دھوئیں اور دہی کی پھٹکیاں سب چن لیں کوئی باقی نہ رہے ۔ اتنی دیر تک دودھ جوش ہوتا رہے جب پیاز صاف ہو جائے پھر دودھ میں ڈالکر چمچے سے ہلاتے رہیں جب پیاز سب گھل جائے پھر اس میں کھویا ڈالدیں جب سب کھویا گھل جائے پھر شکر ڈالدیں اسکے بعد تھوڑی دیر تک پکائیں پھر اتار لیں اور اسمیں کیوڑہ پستہ بادام ڈالکر تشتریوں میں جما دیں ۔ نہایت لذیذ ہوگی ۔ اور ہر دل مرغوب ہوگی